شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہؒ کا علمی مرتبہ

شیخ الاسلام حافظ ابنِ تیمیہ جملہ علومِ اسلامیہ یعنی تفسیر، حدیث، فقہ الحدیث، فقہ اصولِ فقہ، ادب، تاریخ، لغت، عربیت، منطق، فلسفہ، معانی، ریاضی اور صرف و نحو میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے، اور ان تمام علوم میں آخری حد تک کمال حاصل کیا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک بحرِ بیکراں تھے۔ عربی ادب میں بھی ان کو کمال حاصل تھا۔ فنِ نحو میں سیبویہ کی کتاب بہت مشکل کتاب ہے، اُس پر عبور کا یہ عالم تھا کہ اُس کا درس دیتے تھے۔ اور ساتھ ساتھ نقد کا سلسلہ بھی جاری رکھتے۔ کتاب کے کئی ایک مسائل سے اختلاف تھا۔ اور اس کا برملا اظہار کرتے تھے۔ ؎

علمی جامعیت امام ابنِ تیمیہ نے اپنے زمانے میں کتاب وسنت کی اشاعت و ترقی اور ترویج شرک و بدعت اور فرقہ ہائے باطلہ کی تردید کے لیے مکمل علمی تیاری کی جس کی اُس ترقی یافتہ علمی دَور میں ضرورت تھی۔ انھوں نے اس سلسلہ میں اُن تمام فرقوں کا، جو اسلام کے خلاف تھے، اس طرح استیصال کیا کہ اُن کے معاصرین اُن کی اس سعی وکوشش کو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ اور آپ کی اس سعی و کوشش کا اعتراف آپ کے مخالف معاصرین نے بھی کیا۔ علامہ کمال الدین الزملکانی ان کے مخالف تھے۔ انھوں نے آپ کی علمی جامعیت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے:

"ابنِ تیمیہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے علوم اس طرح نرم کر دیے تھے جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہا نرم کر دیا تھا۔ جس علم کے بارے میں اُن سے سوال کیا جاتا، اس طرح جواب دیتے کہ دیکھنے والا یا سننے والا یہ سمجھتا کہ وہ اس فن کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔ اور یہ فیصلہ کرتا کہ اُن کی طرح کوئی اس فن کا عالم نہیں۔ ہر مذہب کی فقہ کے علماء جب ان کی مجلس میں شریک ہوتے تو اُن

کو کوئی نہ کوئی ایسی چیز معلوم ہوتی، جو اُن کو پہلے سے معلوم نہ تھی۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ انھوں نے کسی سے مناظرہ کیا ہو اور اس کا جواب نہ دیا ہو، یا شکست کھائی ہو۔ جب کبھی انھوں نے کسی شرعی یا عقلی علم میں کلام کیا۔ تو ماہرینِ فن اور اس کے مخصوص عالموں سے بڑھ گئے۔ تصنیف میں ان کو یدِطولیٰ حاصل تھا۔

تفسیرِ قرآن میں ابنِ تیمیہ کا مقام و مرتبہ

تفسیرِ قرآن میں شیخ الاسلام ابنِ تیمیہؒ کا علمی مرتبہ بہت بلند تھا اور قرآن کا خاص موضوع تھا — اس سے ان کو خاص دلچسپی تھی، اور اس فن سے ان کو فطری مناسبت تھی۔ قرآنِ مجید کی تلاوت، تدبر، اور کثرتِ مطالعہ سے اللہ تعالیٰ نے علومِ قرآن کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ حافظ ابنِ عبدالہادی (م ۷۴۴ھ) نے لکھا ہے کہ آپ فہمِ قرآن کے سلسلہ میں صاحبِ کتاب کی طرف رجوع فرماتے اور اس سے فہمِ قرآن اور شرحِ صدر کی دولت مانگتے تھے۔ [۳]

۳۰ ذی الحجہ ۶۸۲ھ کو امام ابنِ تیمیہ کے والد امام عبدالحلیم ابنِ تیمیہ کا انتقال ہُوا۔ اُس زمانہ میں تمام مدارس میں اساتذہ کا تقرر حکومت کرتی تھی۔ چنانچہ امام عبدالحلیم ابنِ تیمیہ کی جگہ اُن کے لڑکے امام تقی الدین احمد بن تیمیہ کا تقرر ہُوا۔ [۴]

۲ محرم الحرام ۶۸۳ھ کو امام ابنِ تیمیہ کا تقرر دارالحدیث السکریہ دمشق میں بحیثیتِ اُستادِ تفسیر ہُوا۔ اور اس زمانہ میں یہ رواج بھی تھا کہ نئے اُستاد کے تقرر پر اس کے پہلے درس میں علمائے کرام، قضاۃ اور عمائدین شریک ہوتے تھے۔ چنانچہ امام ابنِ تیمیہ کے پہلے درس میں بے شمار علمائے کرام، قضاۃ اور عمائدینِ شہر شریک ہوئے۔ امام ابنِ تیمیہ نے پہلا درس بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پر دیا۔ اور آپ نے اس درس میں وہ نکات بیان کیے کہ تمام علمائے کرام آپ کے تبحرِ علمی سے بے حد متاثر ہوئے۔ اور آپ کے علمی تبحر کی تعریف و توصیف کی۔

حافظ ابنِ کثیرؒ (م ۷۷۴ھ) جو امام ابنِ تیمیہؒ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں، اس درس کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "یہ محیر العقول درس تھا۔ شیخ تاج الدین الفزاری نے اس کے کثیر فوائد اور ان کی عام پسندیدگی کی وجہ سے اس کو اپنے قلم سے ضبط کیا۔ حاضرین نے امام ابنِ تیمیہ کے اس درس کی بہت تعریف کی اور داد دی۔ اُس وقت جب کہ

امام ابنِ تیمیہ نے یہ پہلا درس دیا تھا، ان کی عمر ۲۲ سال کی تھی۔"

حدیث سے شغف

امام ابنِ تیمیہ نے حدیث میں بہت سے شیوخ سے استفادہ کیا۔ انھوں نے مسند امام احمد بن حنبل، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابنِ ماجہ، اور سنن دارقطنی کی بار بار سماعت کی، جس کی وجہ سے انھوں نے حدیث پر کافی عبور حاصل کر لیا۔ یہاں تک کہ کہا جانے لگا کہ:

"جس حدیث کو امام ابنِ تیمیہؒ نہیں جانتے۔ وہ حدیث ہی نہیں ہے۔" ۱۶

فتنہ عقائد اور امام ابنِ تیمیہؒ

قرآنِ مجید میں ہر مسلمان کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، یومِ آخرت، قضاء و قدر، قیامت، بعث بعد الموت اور جزا و سزا پر ایمان لائے۔ کیوں کہ ان پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص بھی مومن اور مسلمان نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کے تمام اعمال کی بنیاد انھی عقائد پر ہے۔ ان پر ایمان لائے بغیر ان کا ہر عمل بے کار ہو جاتا ہے۔ ایمانیات انسان کے دل و دماغ، اس کی عبادات اور اعمال و اخلاق کی اصلاح اور درستگی سے تعلق رکھتی ہیں۔ قرآنِ مجید نے ان کو اس انداز سے پیش کیا ہے کہ عام لوگوں کے ذہن نشین ہو جائیں۔

شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ نے یہودیت، نصرانیت کی تردید کے ساتھ شرک و بدعت کی تردید کی۔ شیعہ عقائد کی حقیقت واضح کی اور صوفیہ پر تنقید کی۔ اور ان تمام فرقوں کی تردید دلائل سے کتاب و سنت اور فقہ اسلامی کی روشنی میں کی۔

صوفیہ کی تردید میں شیخ محی الدین ابن عربی کی فتوحاتِ مکیہ اور فصوص الحکم کا بنظرِ غائر مطالعہ کر کے ان کے غلط نظریات سے لوگوں کو روشناس کرایا۔

تصنیفات امام ابنِ تیمیہؒ

شیخ الاسلام حافظ ابنِ تیمیہؒ نے ۱۷ سال کی عمر میں قلم سنبھالا اور ۴۵ سال تک ان کا قلم رواں دواں رہا۔ امام ابنِ تیمیہ کی تصنیفات منفرد خصوصیات کی حامل ہیں۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

"ابنِ تیمیہ کی تصانیف کئی صدیاں گزر جانے کے بعد اور بڑے بڑے اہم علمی ذہنی انقلابات کے باوجود ابھی تک نئی نسل کے دل و دماغ کو متاثر کرتی ہیں۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اس عقلیت پسند اور جدّت طلب دور میں وہ از سرِ نو

مقبول ہو رہی ہیں"۔ ۵۹

شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہ نے ہر موضوع پر قلم اٹھایا، جن میں تفسیر، حدیث، تاریخ، فقہ، افتاء، اور مخالفینِ اسلام کے اعتراضات کے جوابات وغیرہ شامل ہیں۔

تصنیفاتِ ابنِ تیمیہؒ کی خصوصیات

امام ابنِ تیمیہ کی تصنیفات کی خصوصیات پر مولانا ابوالحسن علی ندوی نے اپنی کتاب تاریخِ دعوت و عزیمت جلد دوم میں تفصیل سے لکھا ہے۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

(۱) امام ابنِ تیمیہ کی تصنیفات کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب ایک متبحر عالم اور مقاصدِ شریعت اور روحِ دین کے راز داں ہیں، اور ہر مبحث میں ان کی بحث اصولی، تشفی بخش، اطمینان آفریں اور موجبِ یقین ہوتی ہے۔

(۲) امام صاحب کی تصنیفات کے مطالعہ سے ان کے زمانہ تصنیف کے حالات پر روشنی پڑتی ہے۔

(۳) امام ابنِ تیمیہ کی تصنیفات کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں، اس پر اتنا مواد جمع کر دیتے ہیں، جو بیسیوں کتابوں اور سینکڑوں صفحات میں منتشر ہوتا ہے۔

(۴) امام ابنِ تیمیہ کی تصنیفات کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے، کہ ان میں سلاست، زورِ عربیت، بلاغت، ادبیت اور خطابت پائی جاتی ہے!

تصانیف

شیخ الاسلام ابنِ تیمیہؒ کی تصانیف کی تعداد بلحاظِ فن درج ذیل ہے:

نمبر شمار	موضوع	مولانا محمد عطاء اللہ حنیف	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
۱۔	تفسیر	۱۰۲	۸۰
۲۔	حدیث	۴۱	۴۰
۳۔	فقہ و فتاوی	۱۳۸	۱۲۰
۴۔	اصولِ فقہ	۲۸	۲۰
۵۔	عقائد و کلام	۱۲۶	۲۰

نمبر شمار	موضوع	مولانا محمد عطاء اللہ حنیف	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
۶-	اخلاق و تصوف	۷۸	۶۰
۷-	تردید فلسفہ و منطق	۱۷	۱۰
۸-	مکاتیب	۷	-
۹-	متفرق مسائل	۵۴	۳۵
	میزان	۵۹۱ شہ	۳۸۵ ۹ه

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی مشہور تصنیفات

امام ابن تیمیہ کی مشہور تصانیف درج ذیل ہیں :

(۱) مقدمہ فی اصول التفسیر (۲) تفسیر آیت کریمہ: لا الٰہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظالمین (۳) شرح حدیث "الاعمال بالنیات" (۴) شرح حدیث "لا تسبّوا للعصر" (۵) شرح العمدۃ (دو جلد) - (۶) الاختیارات العلمیہ (۷) اتباع الرسول بصحیح المعقول (۸) مسودہ فی اصول الفقہ - (۹) عقیدۃ الحمویۃ الکبریٰ (۱۰) المنہاج السنۃ النبویۃ (۱۱) الجواب الصحیح (۱۲) الصارم المسلول (۱۳) اقتضاء الصراط المستقیم (۱۴) کتاب النبوات - (الفرقان بین الاولیاء الشیطان و اولیاء الرحمان (۱۶) کتاب الرد علی المنطقیین - (۱۷) الوصیۃ الکبریٰ (۱۸) الوصیۃ الصغریٰ -

---

ـلـه ابوزہرہ - حیات ابن تیمیہؒ ص ۵۸

ـ۲ـه مرعی بن یوسف - الکواکب الدریہ ص ۱۵ -

ـ۳ـه ابن عبد الہادی - العقود الدریہ ص ۲۶ -

ـ۴ـه محمد یوسف کوکن - امام ابن تیمیہ ص ۷۳ -

ـ۵ـه ابن کثیر - البدایہ والنہایہ ج ۱۳ ص ۳۰۳ -

ـ۶ـه محمد یوسف کوکن امام ابن تیمیہ ص ۶۷ -

ـ۷ـه ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت وعزیمت ج ۲ ص ۱۵۶ -

ـ۸ـه عطاء اللہ حنیف - حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ ص ۶۹۸ تا ۸۳۴ -

ـ۹ـه غلام جیلانی برق - امام ابن تیمیہ ص ۱۲۹ تا ۱۵۸ -